یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

مصطفیٰ شلوار قمیض پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آیا جہاں حوریہ اپنی لک کو فائنل ٹچ دیتی ہوئی دوپٹہ سیٹ کرنے لگی

آپ واقعی اتنی خوبصورت ہیں یا مجھے کچھ زیادہ ہی لگتی ہیں۔۔۔۔۔۔ڈریسنگ مرر میں اپنے پیچھے مصطفیٰ کو دیکھ کر وہ پلکیں جھپکا گئی

یار اتنا تو نہ شرمایا کرو، اگر اتنا شرماؤ گی تو ایسے کیسے چلے گا۔۔۔۔وہ اسکو مزید تنگ کرتا ہوا اُسکے قریب ہوا

وہ ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے واپس آکر میں آپکو بتاؤ گا کے آپ کتنی حسین ہیں۔۔۔اُسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ اُسے سٹپٹانے پر مجبور کر گیا

****

ڈیپ ریڈ کالر کے ڈریس کے ساتھ ہلکا سا میکپ کی ہٸے کھلے بالو کے ساتھ وہ مکمل تیار تھی۔۔۔وہ آج تھوڑا لیٹ اٹھی تھی اور ناشتے کے بعد سے ہی اُسے زاویار نظر نہیں آیا تھا۔۔۔روم کا دروازہ کھلنے پر اُسنے دیکھا جہاں وہ بلیک شلوار قمیض پہنے سلیوز فولڈ کی ہٸے بھوری شال پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا ہاتھوں میں پیکٹ لیئے وہ زوِش کی طرف بڑھا۔۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔زوِش نے دوپٹہ لہراتے ہوئے خوشی سے پوچھا

ویسے اتنا حسین لگنا گناہ ہے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے محبت سے اُسکے ہاتھ پکڑے اور پیکٹ سے گجرے نکال کر اُسے پہنانے لگا

لیکن تمھیں ہر گناہ معاف ہے۔۔۔۔۔دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنانے کے بعد وہ اُسکی آنکھوں میں محبت سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔اسکی اس حرکت پر زوِش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

تُم کہاں تھے۔۔۔۔۔

پھول جیسی اپنی بیوی کے لیئے گجرے لینے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں؟؟اُسکی باتوں میں کھوئے ہوئے اُسنے بے تکہ سوال کیا جس پر زاویار ہلکا سا ہنسا

کیوں کے تُم گجرے پہنے کے بعد پھولوں کو خُوشبواُدھار دیتی ہو۔۔۔۔۔یہ لڑکا ہر بار اپنے جواب سے اُسے حیران کر دیتا ہے اپنی جھنپ مٹانے کے لیئے وہ اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چُھڑوا کے تیزی سے باہر کی جانب چل دی

******

قرآن مکمل ہو جانے کے بعد دعا کروائی گئی اور پھر سب نے مل کر کھانا کھایا کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد تمام مہمان آرام آرام سے گھر کو لوٹ گئے ابھی شام کا وقت تھا اور سلطان مینشن میں قریبی رشتے دار ہی تھے

صائم کی نظر زوِش پر پڑی جو فاطمہ اور ماہنور کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مشغول تھی صائم نے کچھ سوچتے ہوئے قدم اُسکی جانب بڑھائے ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کے بُراق نے اُسکے راستہ کاٹ لیا

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے وہاں جانے کی پہلے مجھ سے تو مل لو۔۔۔۔۔بُراق

اچانک ہی اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا صائم نے ایک نظر زوِش پر ڈالنے کے بعد زبردستی مسکراتے ہوئے بُراق کی طرف ہاتھ بڑھائے جس نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے لیئے باقی مہمانوں کی طرف بڑھ گیا

*****

www.novelsclubb.com

گھر کے تمام افراد ڈوبتے سورج کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھے چائے پینے کے ساتھ ہلکی باتوں میں مصروف تھے،زوِش کچھ یاد آنے پر گھر کے اندر جانے لگی جب سامنے کسی انسان کی موجودگی کا احساس کرتے ہوئے اُسنے سر اُٹھایا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر رُک گئی

سالگرہ مبارک۔۔۔۔۔زوِش کو یاد تھا کیسے وہ ہر سالگرہ میں اُسکے ساتھ ہوتا تھا

لیکن آج کے دن ایک اجنبی سا احساس تھا اس شخص سے کبھی اُس نے محبت کی تھی

وہ بنا بولے اُسے دیکھ رہی تھی

کچھ تو بولو۔۔۔۔۔صائم کہتے ہوئے اُسکے قریب ہونے لگا جب کسی مضبوط مردانا

ہاتھ نے اُسکا راستہ روکا

فاصلہ رکھ کر بات کرو۔۔۔۔۔۔صائم نے ایک ناگوار نظر اُس پر ڈالی اور پھر

زوِش کی طرف دیکھا

زوی۔۔۔۔۔

زوِش۔۔زوِش سلطان نام ہے اُسکا۔۔۔اُسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی زاویار نے

جتاتے انداز میں اسکے جملے کی تصیح کی اور پھر رُخ زوِش کی طرف موڑا

www.novelsclubb.com

تمھیں بات کرنی ہے اس سے۔۔۔۔آنکھوں میں نمی لیئے اُسنے سر نفی میں ہلایا اور زاویار نے ایک سرد نگاہ صائم پر ڈالتے ہوئے زوش کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ لے گیا

*****

وہ اسکو لیئے کچن کی طرف آیا پانی گلاس میں ڈال کر اُسکے سامنے کیا جسنے اُسکے ہاتھ سے پانی تھام کر پیا اور پھر زاویار نے اپنی اُنگلی کا پوروں سے اُسکی آنکھوں کے کناروں سے آنسو صاف کی ئے پھر اسکو اپنے ساتھ لیئے لاؤنج میں سب کے پاس لے گیا

****

کیا ہوا چیونٹی زمین پر بیٹھی کونسا خزانہ ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔بُراق ماہنور کا سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا جو زمین پر سر جھکائے بیٹھی تھی شاید کچھ کر رہی تھی

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بُراق نے اُسکی آواز میں بھاری پن محسوس کیا جس کے تحت وہ

خود بھی پنجوں کے بل اُسکے سامنے بیٹھا

اوپر دیکھو۔۔۔۔۔اُسنے چہرے اوپر اٹھایا تھا اور بُراق کی نظریں اُسکی آنکھوں میں

نمی دیکھ کر تھم گئی تھیں کانچ سے ہلکی براؤن آنکھیں اس وقت نمی کی وجہ سے چمک

رہی تھیں اُسنے پہلی بار ان آنکھوں کو اتنے غور سے دیکھا تھا اور پھر کسی اور کو دیکھنے

کی چاہ نہ رہی وہ سمجھ نہ پایا کہ وہ واقعی خوبصورت ہے یا اس وقت زیادہ لگ رہی ہے

کیا ہوا۔۔۔۔خود کی سوچ سے باہر نکلتے یک دم اِدھر اُدھر دیکھتے اُسنے دوبارہ اُسکی

طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

میرا بریسلٹ ٹوٹ گیا۔۔۔آنکھوں کی نمی صاف کرتے وہ بھاری آواز میں بولی

واٹ۔۔۔۔۔۔تُم ایک بریسلٹ کے ٹوٹنے کی وجہ سے رو رہی ہو۔۔۔۔۔اُسے

جیسے حیرت کا صدمہ لگا تھا

یہ صرف ایک بریسلٹ نہیں ہے تمھیں کیا پتا یہ میرا کتنا فیوریٹ تھا۔۔۔۔

ایسا کیا ہے اِس میں جو تمھیں اسکے جانے پر رونا آگیا۔۔۔۔وہ چمکتے ہوئے ٹوٹے بریسلٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا وہ واقعی جاننا چاہتا تھا ایسا کیا تھا ان میں جو ماہنور جیسی لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آگئے

یہ مجھے بہت پسند تھا بس۔۔۔۔۔۔

تو ایسا اور لے لینا یار۔۔۔۔۔۔

ایسا اور نہیں ملتا پورے کراچی میں نہیں ہیں میں نے ڈھونڈا تھا بہت اپنی دوست کے لیئے یہ لاسٹ پیس تھا بس۔۔۔۔اُسے یہ سوچتے ہوئے اور رونا آیا بُراق نے ایک نظر اُس بریسلٹ کو دیکھا جس پر مختلف چھوٹے چھوٹے پتھروں کا استعمال ہوا تھا اور دونوں سرو پر چمکدار سواتی کرسٹل لگے تھے جو اُسکے چمکدار بنا رہے تھے

اچھا اچھا رونا بند کرو، اچھی تو تُم ویسے ہی نہیں لگتی لیکن رونے کے بعد اور بھی ڈراؤنی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ حقیقت میں تو وہ اس وقت اُسے سب سے حسین لگ رہی تھی

نہیں دیکھو اگر اتنی ڈراؤنی لگ رہی ہوں تو۔۔۔۔۔۔اُسے غصّے سے چیخ کر بولی

اچھا اچھا چلو میں تمھیں ایک جوک سناتا ہوں۔۔۔۔اُسکا دھیان بٹانے کے لیئے وہ کہتا ہے

چار پانچ دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔۔

چار پانچ کیوں، ایک دفعہ کا ہوتا ہے نہ۔۔۔۔۔وہ اچانک بیچ میں بولی تھی۔۔۔

تو میرا جوک ہے میری مرضی میں جتنی دفعہ کا بولوں، اب بیچ میں ڈسٹرب نہ کرنا ورنہ میں نے نہیں سنانا

ہاں تو ایک چیونٹا ہوتا ہے اُسے گڑ کا ایک ٹکڑا دکھائی دیتا ہے وہ اُسکی طرف جانے لگتا ہے اچانک اُسے ایک چیونٹی نظر آتی ہے وہ گڑ چھوڑ کر اُس چیونٹی کے پیچھے چلا جاتا ہے.....

تمھیں پتا ہے اسکا کیا مطلب ہے۔۔۔۔وہ سر نفی میں ہلاتی ہے

اسکا مطلب ہے "گڑ نالو عشق مٹھّا"۔۔۔۔وہ جو غور سے اُسے سن رہی ہوتی ہے اسکی بات پر غصّے کے تاثر لیئے اُسے دیکھنے لگتی ہے جس سے اُسکی ہنسی کو بریک لگتی ہے۔۔۔

یار کیا ہوا ہنسی نہیں آئی۔؟؟

اس میں ہنسنا تھا؟

نہیں رونا تھا ر ولو ویسے بھی رونے سے پھیپھڑے کُھلتے ہیں۔۔۔۔ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالتے لاپرواہی سے کہتا ہے

www.novelsclubb.com

تُم بہت عجیب ہو۔۔۔۔۔

اور غریب بھی۔۔۔۔۔وہ اُسے یاد کرواتے ہوئے بولا جس پر وہ ہنسی تھی اور یہاں بُراق کو لگا کسی نے اُسکے دل سے بھوج اُتار دیا ہو

****

کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ جانتا تھا کے وہ کہاں ہو گی اس لیے سیدھا بالکونی میں آیا اور اُسکی توقع کے عین مطابق وہ بالکونی میں بیٹھی تھی وہ خاموشی سے اُسکے ساتھ بیٹھ گیا کچھ لمحے خاموشی کے بعد زوِش نے اپنے ساتھ بیٹھے زاویار کو دیکھا جو نظریں زمین پر ٹکائے خاموش تھا

تُم خاموش کیوں ہو؟؟؟.

کیوں کے تُم خاموش ہو۔۔۔اُسنے سادگی سے جواب دیا

تو تُم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

تمھارا ساتھ دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

کب تک دو گے میرا ساتھ ؟؟

ہمیشہ۔۔۔ نظریں ابھی تک زمین پر جھکائے وہ بس اُسکے سوالوں کا جواب دے رہا تھا

کیسے ؟؟؟

میں تمھارے لیئے بارش روک نہیں سکتا لیکن تمھارے ساتھ بھیگ سکتا ہوں ،اگر تمھاری آنکھوں میں نیند نہ ہو تو میں ساری رات تمھارے ساتھ جاگ سکتا ہوں، اگر تمھاری پریشانی کا حل نہیں نکال سکا تو ہاتھ تھامے کھڑا رہ سکتا ہوں، تمھیں رونا ہوا تو تمھیں اپنا کندھا دے سکتا ہوں، جب تمھارے پاس کوئی نہ ہوا میں خاموشی سے تمھارے سارے دکھ سنو گا اور تُم سے تب بھی محبت کرونگا جب تُم خود سے تنگ ہو جاؤ گی۔۔۔اور میرے خیال میں اسے ساتھ دینا کہتے ہیں

اگر تُم کبھی مجھ سے تنگ آ جاؤ تو؟؟ وہ چہرہ جھکائے ہنس دیا اب کیا جواب دیتا جب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

تُم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ سادگی سے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیتا ہے

تمھیں اگر دو میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہو تو تُم کیا کرتے ہو؟؟ زاویار کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آئی

دو میں سے اگر ایک کا انتخاب کرنا ہو تو ٹاس کر لینا اس لیئے نہیں کے انتخاب میں آسانی ہو گی بلکہ اس لیئے کے جب سکّہ ہوا میں ہو گا تو پتہ چل جائیگا کہ دل کیا چاہتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا یہ سوال کیوں کر رہی ہے لیکن پھر بھی وہ اُسکی مشکل آسان کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

******

گاڑی ایک شیشے سے بنی بلڈنگ کے سامنے آکر رکی حور نے نظریں سامنے عمارت پر ڈالیں اور پھر مصطفیٰ کے گاڑی کا دروازہ کھولنے پر وہ نیچے اتری تھی رُخ عمارت پر ڈالے وہ کھو سی گئی تھی کیا یہ واقعی اُسکا آفس تھا کیا اُسکا خواب واقعی پورا ہو چکا تھا

چلیں اندر۔۔۔۔۔۔اپنے مضبوط ہاتھ اُسکے سامنے پھیلایا جسے اُسنے تھامتے ہوئے سر ہلایا اور دونوں اندر بڑھے

گڈ مارننگ میم اینڈ سر۔۔۔۔داخلی دروازے پر ایک لڑکی خوش دلی سے انکا ویلکم کرتی ہے جس کا جواب دینے کے بعد وہ دونوں تمام لوگوں سے ملتے آفس روم کی طرف جاتے ہیں آفس میں کچھ تجربے کار ورکرز تھے جنہیں مصطفیٰ اور حوریہ دونوں نے انٹرویو لے کر اپوائنٹ کیا تھا

وہ روم کی ایک ایک چیز کو ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہی ہوتی ہے اور مصطفیٰ اُسے

کیسا لگا آفس۔۔۔۔۔اُسکے پوچھنے پر وہ اُسے ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتی ہے اور یکدم اُسکے گلے لگ جاتی ہے

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔

اگر آپ ہر بار اسی طریقے سے "شکریہ" ادا کریں گی تو میں روزانہ آپ پر احسان کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔اُسکے نرمی سے کہنے پر وہ اُسکے گرد اپنی باہوں کا حصار اور تنگ کر دیتی ہے

******

گھر کے داخلی دروازے کو عبور کرتا ہوا وہ سیدھا اندر آتا ہے جہاں گھر میں خاموشی ہوتی ہے وہ وہیں رُک کر کسی کو آواز دینے لگتا ہے کے نظر سامنے سے آتی ماہنور پر پڑتی ہے جو ہاتھوں میں دو کپ لیئے کچن کی طرف جا رہی ہوتی ہے لیکن اُسے دیکھتے ہوئے رُک جاتی ہے۔۔۔۔

تُم یہاں؟؟ وہ اُسکے یوں اچانک آنے پر متعجب ہوتے ہوئے پوچھتی ہے

ہاں وہ بھابھی سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا تُم بیٹھو زوِش اوپر ہے فریش ہو کر آتی ہو گی۔۔۔۔۔۔

باقی کے لوگ کہاں ہیں۔۔۔۔۔اِرد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے وہ اُس سے پوچھتا ہے

دِن کے وقت میں اور امی ہی ہوتے ہیں اور امی اس وقت مارکیٹ گئ ہوئی ہیں

۔۔۔۔۔وہ بتاتے ہوئے کچن کی طرف چلی جاتی ہے، اکیلے بیٹھنے سے اچھا وہ اسکو تنگ کرلے یہی سوچتے ہوئے وہ بھی کچن کی طرف چلا جاتا ہے۔۔وہ سنک کے سامنے کھڑی برتن دھو رہی تھی ہاتھوں پر صابن لگے ہونے کی وجہ سے بازو سے اپنے چہرے پر آئی لَٹ کو پیچھے کرتے ہوئے وہ اس وقت مشرقی شہزادی لگ رہی تھی ایک عجیب سا احساس بُراق کے دل میں جاگتا ہے

تمھیں برتن دھونے آتے ہیں۔۔۔۔وہ جانتا تھا لیکن پھر بھی تنگ کرنا جیسے اُسنے اپنا فرض بنالیا تھا

میں تمھیں بھی دھودوں یہ تو صرف برتن ہیں۔۔۔۔پانی سے ہاتھ دھوتے ہوئے وہ ہاتھوں کی مُٹھّی بناتے ہوئے اُسکی طرف مڑتی ہے جس پر وہ دونوں ہاتھ اٹھاتے ہار ماننے والے انداز میں پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اُسے دو کپ میں چائے ڈالتا دیکھ وہ پاس میں سے ایک اور کپ اُٹھا کر اُسکے سامنے رکھتا ہے جس پر وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتی ہے۔۔۔

ہمیں بھی پلا دو اپنے ان کنوارے ہاتھوں کی چائے۔۔۔۔۔ہنسی دباتے وہ لوفرانہ انداز میں اُسے کہتا ہے ابھی وہ کچھ کہتی ہے زوِش کی آواز آئی

بُراق تُم یہاں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ آپ سے ملنے آیا تھا میں۔۔۔۔۔دونوں لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں

مجھ سے ملنے خیریت؟؟؟ وہ متفکر ہوتی ہے

ہاں وہ آپکے شوہر کی برائی کرنی تھی آپ سے۔۔۔۔۔۔وہ رازداری سے بتاتا ہے

کیوں۔۔۔۔۔وہ بھی اُتنی ہی رازداری سے پوچھتی ہے

ایک تو میں ہاسپیٹل گیا تاکہ اُنکی کچھ ھیلپ کر سکوں اوپر سے انہوں نے مجھے ہاسپٹل سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو تُم نے ضرور کچھ اُلٹا کام کیا ہوگا۔۔۔۔۔۔

میں نے تو صرف یہ کہا تھا کے بھائی چائے پلا دیں اب اتنی سی بات پر انہوں میں مجھے وہاں سے نکال دیا۔۔۔۔۔

ہاں تو وہاں کنسٹرکشن کا کام ہو رہا ہے تُم وہاں جا کر چائے مانگو گے تو اُسنے تمھیں وہاں سے نکالنا ہی ہے۔۔۔۔

لے لی نہ آپنے اپنے شوہر کی سائڈ۔۔۔۔۔۔۔ ویسے اتنا کھڑوس شوہر ہے آپکا آپ تنگ نہیں ہوتی کیا اُنسے۔۔۔۔۔۔

شرم کرو بھائی ہے تمھارا اور تُم اُسکی برائی کر رھے ھو۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اُنکی بیوی کے ساتھ بیٹھا برائی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ اُسے شرم دلانا فضول تھا

زوِش اُسکی باتوں پر ہنسنے لگی

کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں بھابھی اور دیور میں۔۔۔۔۔ ہاتھوں میں چائے کی ٹرے لیئے ماہنور اندر آتی ہے

بڑوں کی باتیں ہیں بچوں کے سننے کی نہیں۔۔۔۔ وہ غصّے سے اُسے دیکھتی ہے اور پھر اُسے اٹھنے کا اشارہ کرتی ہے

کیا؟؟

اٹھو وہاں سے، یہاں آؤ۔۔۔۔اُنگلی سے اُسے اِشارہ کرتی ہے وہ اٹھتے ہوئے اُسکے پیچھے آتا ہے۔۔۔وہ اسے لیئے لاؤنج کی ایک دیوار میں نصب بڑے سے شیشے کے سامنے کھڑا کرتی خود اس کے برابر میں کھڑی ہوتی ہے

بتاؤ کہاں سے میں بچی لگتی ہوں، کہاں سے میری ہائیٹ چھوٹی ہے اچھی خاصی تمھارے کندھے تک آتی ہوں وہ الگ بات ہے تُم نے زرافے کے ساتھ کمپیٹیشن لگا رکھا ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکے بچی کہنے پر سلگ کر رہ گئی تھی جب کے بُراق تو اُسکی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا نظریں تو آئینے میں نظر آنے والے عکس پر تھیں وہ اُسکے ساتھ کھڑی اپنی ہائیٹ کو اُسکے کندھے سے میچ کر رہی تھی پہلی بار اُسے شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنا آپ اتنا مکمل لگا تھا۔۔۔۔

کتنے اچھے لگ رہے ہیں نے ساتھ میں ایک مکمل تصویر کی طرح۔۔۔۔وہ کھوئے سے لہجے میں کہتا ہے

کیا؟؟اُسکی حیرت زدہ آواز پر اُسکے ارد گرد کا صحر ٹوٹتا ہے

میرا مطلب کے میں بہت اچھا لگ رہا ہوں اور تُم۔۔۔ہائیٹ بڑھنے سے کوئی بڑا نہیں ہو جاتا۔۔۔۔وہ جلدی میں کہتا ہوا دوبارہ زوِش کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزرتی ہے جب ہاجرہ بیگم کے ساتھ ساتھ صائم اور تائی امی بھی گھر میں داخل ہوتے ہیں جیس سے اُن تینوں کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے

سلام دعا کے بعد سب ہی لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں

آپ بیٹھیں میں چائے لے آتی ہوں۔۔۔۔زوِش کو وہاں سے اٹھنے کا یہی بہانہ ملا تھا

www.novelsclubb.com

صائم ایک نظر کچن کی طرف دیکھنے کے بعد لاؤنج میں نظریں دوڑاتا ہے جہاں بُراق موبائل میں مصروف ہوتا ہے اور باقی تینوں باتوں میں وہ خاموشی سے اُٹھ کر کچن کا رخ کرتا ہے لیکن تائی امی کی نظر اُس پر پڑ جاتی ہے

زِوش میری بات سنو۔۔۔۔۔وہ اُسکے سر پر کھڑا ہوتا ہے جو سلیب کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی ہوتی ہے

مجھے نہیں سُنّی تُم باہر جاؤ تائی امی باہر ہی ہیں تمھیں یہاں دیکھ لیا تو باتیں بنائیں گیں ۔۔۔۔بنا اُسکی طرف دیکھے وہ کہتی ہے

یار مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

لیکن مجھے نہیں کرنی، تُم یہاں سے جاؤ مجھے اپنی عزت کا تماشا نہیں لگانا۔۔۔۔۔

زِوش پلیز۔۔۔۔۔وہ التجائیا انداز سے کہتے اُسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔صائم کے کافی دیر باہر نہ آنے کی وجہ سے وہ خود کچن کی طرف آتی ہیں لیکن یہاں صائم کو زوش کا ہاتھ پکڑے دیکھ اُنکا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا ہے۔۔۔زوِش یکدم ہی صائم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہے

لڑکی شرم کرو تمھاری شادی ہو گئی ہے اب تو جان چھوڑ دو میرے بیٹے کی۔۔۔۔

اُنکی آواز اتنی بلند ہوتی ہے کے بُراق سمیت گھر کے باقی افراد بھی کچن میں آجاتے ہیں

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم فکر مندی سے پوچھتی ہیں

پوچھو اپنی بیٹی سے، شادی ہو جانے کے بعد بھی یہاں محبتیں چل رہی ہیں۔۔۔۔

اتنا زہر کندہ لہجہ

شرم نام کی چیز ہے بھی یا نہیں تُم میں۔۔۔۔

انف آنٹی۔۔۔۔۔وہ غصّے سے چلّا رہی ہوتی ہیں جب بُراق بلند آواز میں اُنہیں بیچ میں ٹوکتا ہے

انف۔۔۔۔اگر کوئی کچھ کہہ نہیں رہا تو اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کے آپ کچھ بھی بولتی جائیں، وہ میری بھابھی ہیں میں اُنکے خلاف ایک لفظ اور نہیں سنونگا۔۔۔۔وہ غصّے میں غرّایا تھا کے پہلی بار اُسے اس طرح غصّے میں دیکھتی زوِش اور ماہنور حیران رہ گئی تھیں اُسکی نیلی آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میری بھابھی آپکے اس بیٹے کے پیچھے پڑی ہوئی ہے آپکے بیٹے میں کیا ہے ایسا ہاں اپنے لیئے سٹینڈ لینا تو اسے آتا نہیں ہے، اسے صرف خود کی غلطیوں کو دوسروں کے اوپر ڈال کر اُنکے کردار کو مشکوک بنانا آتا ہے

پوچھو اپنی بھابھی سے پھر یہاں اسکے ہاتھ میں ہاتھ دیئے کھڑی کیا کر رہی تھی

میری بیوی کسی کو جواب دینے کی مستحق نہیں ہے۔۔۔۔زاویار کی رعب دار آواز پر سب پلٹ کر پیچھے دیکھتے ہیں جہاں وہ لاؤنج کو عبور کرتا لمبے ڈانگ بھرتا ہوا اندر آرہا تھا

اوہ تو تُم بھی آجاؤ دیکھ لو کیسے تمھاری بیوی کسی اور کے ساتھ یہاں کھڑی دل جوئی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔ہاجرہ بیگم کو جیسے غصّہ آیا تھا انکی اس فضول بات پر

اہان آنٹی الفاظوں کا درست استعمال کریں کیوں کے سامنے کھڑی لڑکی آپکے بیٹے کی منگیتر نہیں میری بیوی ہے۔۔۔۔اگر میں اب تک لحاظ کر رہا ہوں تو صرف اس لیئے کیوں کے آپ میری بیوی کا ایک قابل احترام رشتہ ہیں۔۔۔۔۔

کیا صفائی پیش کروگے اپنی اس بیوی کے کردار کی جو یوں پرائے لڑکے کے ساتھ

۔۔۔۔۔۔

اُسکے کردار پر مجھے کوئی شک نہیں اُسکے پاک کردار کی گواہی میں خود دیتا ہوں، اُسکے کردار پر ایک غلط لفظ آپکے منہ سے نکلا تو میں سارے لحاظ بھول جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

شہادت کی انگلی اٹھائے اُسکے لہجے میں واضح وارننگ تھی اور آواز میں رعب۔۔۔۔

اُسکے اس لہجے پر تائی امی نے گھبراتے ہوئے خود کو کچھ بھی الٹا کہنے سے باز رکھا زاویار نے ایک نظر صائم کو دیکھا اور پھر اُسکے قریب ہوا۔۔۔۔

بزدلوں کو محبّت کرنا زیب نہیں دیتا، جب سب کے سامنے ہاتھ تھامنے کی ہمت نہ ہو تو اکیلے میں ہاتھ تھام کر رُسوا نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔

And you know what she was moon but you slept earlier نیلی آنکھوں کو اُسکی آنکھوں میں گاڑھے وہ غصّے سے کہتے زوِش کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے سب کے بیچ سے لے جاتا ہے

زوِش نظر اٹھا کر اُسے دیکھتی ہے جو بے تاثر سا چہرہ لیئے گاڑی چلا رہا ہوتا ہے۔۔۔
وہ کیوں تھا ایسا کیوں وہ اُس سے کسی بات کی وضاحت نہیں مانگتا تھا کیوں اُس پر اتنا یقین کرتا تھا

*****

وہ جب سے گھر آئی تھی روم سے باہر نہیں نکلی تھی طبیعت خراب کا بہانہ بنا کر زاویار نے اُسکا کھانا بھی روم میں بھجوا دیا تھا بُراق نے بھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا ڈنر کرنے کے بعد وہ اپنے روم میں آیا جہاں وہ اُسے نظر نہیں آئی تھی واشروم کی لائٹ آن تھی وہ الماری سے اپنے کپڑے لیتا ہوئے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا چینج کرنے کے بعد وہ باہر آیا اور لیپ ٹاپ لیئے صوفے پر بیٹھ گیا واشروم کا دروازہ کھلنے پر وہ ایک نظر اُٹھا کر اُسے دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو جاتا ہے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُسکے سامنے کھڑی ہوتی ہے

تُم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔۔اُسکی اتنی ہلکی آواز پر وہ سر اٹھا کر اُسے دیکھتا ہے اور پھر لیپ ٹاپ اُٹھا کر سائڈ پر رکھتا ہے

اِدھر آؤ۔۔۔۔۔وہ اُسے اپنی گود کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ ذرا ٹھٹکتی ہے اور پھر اُسکے آغوش میں آجاتی ہے

تُم سے ناراض ہو کر کہاں جاؤں گا یار۔۔۔۔وہ اُسے اپنے ساتھ لگائے اُسکے بال سہلا رہا ہوتا ہے اُسکی اس قدر نرمی اور مہربان آواز پر زوِش کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی کچھ آوارہ آنسو آنکھوں کی باڑ توڑتے ہوئے زاویار کی شرٹ میں جذب ہو گئے

ششش.... کچھ نہیں ہوا، کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تمھیں میں ہونا کسی کو تمھاری طرف اُنگلی اٹھانے نہیں دونگا۔۔۔اتنا مہربان آغوش جہاں وضاحتیں یا کردار کی صفائیاں نہیں مانگی جارہی تھیں

میں نے اُسے نہیں بلایا تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔

کیوں ہے تمھیں مجھ پر اتنا یقین؟؟

کیوں کہ محبت میں سب سے پہلے عزت اور یقین کرنا ہوتا ہے محبت میں محبت تو بہت بعد کی بات ہوتی ہے۔۔۔

مجھے اس محبت پر یقین کیسے آئیگا؟؟ وہ سیدھے ہوتے چہرہ اُسکے سامنے کرتے پوچھتی ہے دل میں اب بھی دھتکاری ہوئی محبت کی اذیت موجود ہوتی ہے

میری آنکھوں میں جھانک لو۔۔۔۔آہ جن آنکھوں میں دیکھنا ایک مشکل مرحلہ تھا اُن آنکھوں میں جھانکیں کیسے

بتاؤ کیا نظر آتا ہے ان آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں محبت کا ایک جہاں آباد تھا اُن آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو اس دُنیا اور اسکے ہنگامے سے دور لے جاتا ہے۔۔۔درمیان سے سونے جیسی اور کناروں سے نیلی آنکھیں

www.novelsclubb.com

اُسکی سُرخ سفید جلد پر سحر انگیز لگتی تھیں اور اوپر سے اُن آنکھوں پر لمبی پلکیں کچھ پل کے لیئے اُن آنکھوں کو دیکھنا یقینی بن جاتا تھا

مجھے نہیں پتا تھا کہ میری آنکھیں اتنی پیاری ہیں۔۔۔۔وہ اُسکے مسلسل اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر شرارت سے چوٹ کرتا ہے

ہا۔۔ نہی.... کیا۔۔۔وہ اچانک ہی گھبراتے ہوئے نظریں چُراتی ہے اور پھر اُسکے مسکرانے پر اپنے مسلسل اسکو گھورنے پر خود کو کوستی ہے

تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں، معصومیت سے لبریز ان آنکھوں میں گھبراہٹ کے رنگ اس قدر خوبصورت ہیں تو محبت کے رنگ کس قدر حسین لگیں گے۔۔۔اُسکے منہ سے اس طرح اپنی آنکھوں کی تعریف پر اُسکے گال سُرخ ہو جاتے ہیں جنہیں چھپانے کے غرض سے وہ اُسکی گود سے اُٹھ کر بیڈ پر جاتے ہی کمفرٹر میں گھس جاتی ہے اور وہ سر نفی میں ہلاتے دوبارہ لیپ ٹاپ لیئے بیٹھ جاتا ہے

******

وہ یونیورسٹی سے آنے کے بعد تھکاوٹ ہونے کی وجہ سے سو جاتی ہے مغرب کی اذان کے وقت اُسکی آنکھ کھلتی ہے وہ فریش ہو کر نماز پڑھتی ہے اور پھر کمرے سے باہر نیچے کا رخ کرتی ہے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے لیکن سامنے والا منظر دیکھ کر وہیں رُک جاتی ہے اُسکا چہرے پر غصّے کے اثرات نمودار ہوتے ہیں

تھینک یو زاویار اس گلاب کے لیئے۔۔۔۔سویرا زاویار کے ہاتھ سے گلاب لیتے ہوئے خوشی سے چہکتے ہوئے بولتی ہے

ویسے مجھے تو لال گلاب پسند ہے لیکن تمھارے ہاتھ سے سفید گلاب بھی مجھے بہت اچھا لگا ہے۔۔۔۔۔زاویار ابھی کچھ کہنے لگتا ہے کہ نظر سامنے زوِش پر پڑتی ہے جو غصّے سے اُنہیں ہی دیکھ رہی ہوتی ہے اور پھر خاموشی سے چلتے ہوئے کچن کی طرف چلی جاتی ہے وہ سویرا کو وہیں چھوڑے زوِش کے پیچھے کچن میں آتا ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زوِش بیٹی آپ بیٹھو میں چائے بنادیتی ہوں آپ کو۔۔۔۔ سکینہ آنٹی اُسے چائے کا سامان نکالتے ہوئے دیکھتی ہیں تو فوراً سے آگے بڑھتی ہیں

نہیں آنٹی میں خود بنادوگی آپ کو تھکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔ لہجے میں نرمی ہوتی ہے سکینہ آنٹی اُنکے گھر کی سب سے پرانی ملازمہ تھی جو کے عمر میں بھی کافی بڑی تھیں

اگر بنا ہی رہی ہو تو میرے لیئے بھی بنا دینا۔۔۔۔۔۔ زاویار اُسکے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے اور زاویار کے آتے ہی سکینہ آنٹی کچن سے باہر چلی جاتیں ہیں

سویرا کو بول دو وہی بنادیگی۔۔۔ سامان غصّے سے زور زور سے پٹختے وہ غصّے سے کہتی ہے

بیوی تُم ہو تو چائے وہ کیوں بنائے۔۔۔۔۔۔ اُسے اسکا یہ روٹھا روٹھا انداز محفوظ کر رہا تھا

پھول دیتے ہوئے تو آپکو یہ بات یاد نہ آئی تھی۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے اُسے کہتے دو بارہ چائے کی طرف متوجہ ہوئی

چائے دو کپ میں ڈالتے ہوئے وہ اپنا کپ اٹھاتی ہے اور ایک غصّے بھری نظر اُس پر ڈالتے کچن سے باہر نکل جاتی ہے زاویار اُسکی حالت سے لطف اندوز ہوتا خود بھی چائے کا کپ لیئے باہر نکل جاتا ہے

چائے پیتے ہوئے بھی زاویار کی نظریں بار بار زوِش پر پڑ رہی تھیں جو غصّے سے چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے اپنے سامنے عائشے کے ساتھ بیٹھی سویرا کو گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔

نظروں سے نگلنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔وہ اتنی آواز میں کہتا ہے کے ذرا دور بیٹھی زوِش کو آواز پہنچ جاتی ہے وہ جلدی سے نظریں اُس سے ہٹاتے اُسے دیکھتی ہے جو اپنی ہنسی روکے بیٹھا ہوتا ہے وہ بنا اُس کو کوئی جواب دیئے بُراق کے ساتھ باتوں میں لگ جاتی ہے

www.novelsclubb.com

******

وہ سب سے فری ہونے کے بعد اپنے کمرے میں آتی ہے کمرے میں داخل ہوتے
ہی گلاب کی خوشبو نتھنوں سے ٹکراتی ہے وہ ہاتھ آگے بڑھا کر لائٹس آن کرتی ہے
اور سامنے والا منظر دیکھ کر اُسکی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھل جاتی ہیں وہ قدم
لیتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اور اِرد گرد دیکھتی ہے جہاں صوفے بیڈ اور ڈریسنگ پر
لائن سے بہت سارے سفید گلاب رکھے ہوتے ہیں وہ ایک ایک کو چھو کر دیکھتی
ہے اور اُنکی خوشبو کو اپنے اندر اُتارتی ہے اچانک کچھ یاد آنے پر وہ شروع سے سارے
گلابوں کو گنتی ہے وہ ایک ایک کرکے گنتی سب سے آخری گلاب پر آتی ہے اور
آخری گلاب گنتے ہی اُسکے دِل میں آیا خیال بجھ جاتا ہے وہ جو سوچ رہی ہوتی ہے
ویسے نہیں ہوتا اچانک روم کا دروازہ کھلنے پر وہ پلٹی ہے جہاں زاویار اندر داخل ہوتا
ہے اور اپنے پیچھے ہاتھ میں پکڑا سفید گلاب اُسکے سامنے کرتا ہے سفید گلاب کو دیکھتے
ہی زوِش کے چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑتی ہے کیوں کے اس گلاب کو ملا کر

پورے کمرے میں ۵۲۰ سفید گلاب ہوتے ہیں اور اُسے معلوم تھا کہ چائینیز زبان میں ۵۲۰ پھول محبت کے اقرار کرنے کی علامت ہے، وہ اُسکے ہاتھ میں موجود گلاب دیکھتی ہے اور پھر اُسکا چہرہ

اَنت حَب رُوحِي (تُم میرے روح کی محبت ہو)۔۔۔وہ اُسکے قریب ہوتا سر گوشی کرتا ہے اُسے عربی سمجھ تو نہیں آتی لیکن اُسکے انداز سے ہی وہ سُرخ ہوتی اُسکے ہاتھ سے گلاب لے لیتی ہے اُسکے چہرے پر آئی کچھ لٹیں اس وقت زاویار کو پریشان کر رہی تھیں

www.novelsclubb.com

شامل تھے اُسکی ناراضگی میں اپنائیت کے رنگ

آج وہ مجھ کو ناراض ناراض سا اچھا لگا تھا۔۔۔۔شاعرانہ انداز میں کہتے وہ اُسکے چہرے کی لٹو کو پیچھے کرنے لگا

ویسے اتنی جلن کیوں ہو رہی تھی تمھیں سویرا سے۔۔۔۔۔۔شوخ لہجہ کہ زوِش تذبذب کا شکار ہو جاتی ہے

اونہہ میں کیوں جلنے لگی اُس سے۔۔۔۔۔

تو تمھیں اُس سے جلن نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہے اُسکے پاس جو میں جلوں اُس سے جلنا تو اُسے چاہئے نہ مجھ سے۔۔۔۔۔ لٹھے مار انداز میں کہتی وہ ڈریسنگ پر رکھے گلاب کی طرف بڑھی

کیوں تمھاری پاس ایسا کیا ہے جو وہ تُم سے جلے۔۔۔۔۔۔

تُم۔۔۔۔ہے دھیانی میں کہتے وہ اچانک رکی تھی ہونٹوں کا کنارہ دانتوں تلے دبائے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے اُسے دیکھتی ہے

تُم سے ناراض ہو میں۔۔۔ہاں میں یہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔شہادت کی انگلی اٹھائے وہ جلدی سے بات گھومتی ہے۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا مسئلہ ہے تمھیں۔۔۔۔۔اُسکی مسکراہٹ پر وہ چڑتی ہے

کیا۔۔میں نے کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔۔۔معصومیت سجائے وہ انجان بنا

تُم کہتے کہاں ہو کچھ تُم صرف دیکھتے ہو،اور تمھاری یہ بولتی ہوئی آنکھیں اور پھر یہ مسکراہٹ بہت کچھ بول دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو ابھی بھی تُم کچھ نہیں بول رہے لیکن یہ آنکھیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکی کنفیوژن پر چہرے جھکائے ہسنے لگ جاتا ہے

اچھا یار نہیں دیکھتا اب خوش۔۔۔۔۔کیا اب بھی ناراض ہو۔۔۔۔۔اب کی بار وہ سیریس انداز میں نرمی سے پوچھتا ہے

تمھیں فرق پڑتا ہے میرے ناراض ہونے سے؟؟

فرق نہ پڑتا تو اس طرح اپنے کمرے میں پھول کی دکان نہ کھولتا میں۔۔۔۔۔اِرد گرد موجود پھولوں پر نظریں گھماتے وہ کہتا ہے زوِش بھی اپنے آس پاس دیکھتی ہے

www.novelsclubb.com

جہاں پورا کمرہ ہی پھولوں سے بھرا ہوتا ہے پھر زاویار کو دیکھتی ہے اُسے آج سے پہلے کبھی کسی نے اس طرح نہیں منایا تھا یہ شخص واقعی اُسکے لیئے خدا کی طرف سے دیا بہترین تحفہ ہے

****

دوپہر کا وقت تھا سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا ایک نظر باہر دیکھنے کی بعد وہ اپنے کمرے میں بکھری چیزیں اٹھانے لگی جب کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس کرتے وہ گردن گھوما کر دیکھتی ہے اور پھر ہلکا سا مسکراتے دوبارہ چیزیں اٹھانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

بھابھی آج سنڈے ہے۔۔۔۔عائشے اُسکے سامنے کھڑی ہوتی ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بتاتی ہے۔

ہاں مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔

تو بُراق اور زاویار بھائی دونوں گھر میں ہیں۔۔۔۔۔۔

تو؟ وہ مصروف انداز میں پوچھتی ہے

تو ہم چاروں کہیں باہر چلتے ہیں گھومنے۔۔۔۔۔۔

آئیڈیا بُرا نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہیں نہ، پتا تھا مجھے۔۔۔۔۔۔

تو چلیں تمھارے بھائیوں کے پاس۔۔۔۔زوِش مسکراتے ہوئے اُس سے کہتی ہے جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اُسکے ساتھ روم سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

*****

توبتاؤاب کہاں جانا ہے۔۔۔۔وہ چاروں ہی گاڑی میں بیٹھے ہوتے ہیں جب زاویار گاڑی سٹارٹ کرتے ان سے پوچھتا ہے

ہاں جی میری بہنوں بتاؤ کہاں جانا ہے اب۔۔۔۔۔۔ بُراق بھی اُن دونوں کو دیکھتا ہے جو انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے کر آئیں تھیں

پہلے ہم آئس کریم کھائیں گے پھر کلفٹن جائیں گے پھر وہاں سے کسی ہوٹل میں ڈنر کر کے گھر آجائیں گے۔۔۔۔۔۔ زوِش ایک ایک چیز انگلیوں پر گنواتی ساری پلاننگ بتاتی ہے اور پھر گاڑی سلطان مینشن کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے

تو بتائیں اندر جا کے کھانی ہے یا گاڑی میں ہی۔۔۔۔۔ گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکے زاویار پوچھتا ہے

آپ جا کر لے آئیں ہم گاڑی میں ہی کھائیں گے۔۔۔۔ عائشے پارلر کے اندر لوگوں کا رش دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس پر زوِش بھی حامی بھرتی ہے

میں بھی جاؤں گی تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔۔ زاویار کو گاڑی سے اترتا دیکھ زوِش اچانک بولتی ہے جس پر زاویار اُسے باہر آنے کا اشارہ کرتا ہے

وہ اُسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، آئسکریم کا آرڈر دینے کے بعد وہ کچھ دیر انتظار کرتے ہیں لوگوں کا زیادہ رَش ہونے کی وجہ سے وقت زیادہ لگ رہا ہوتا ہے

میں دوبارہ گاڑی میں جا رہی ہوں تُم آجانا۔۔۔۔وہ لوگو کے ہجوم سے تنگ آکر کہتی ہے اور زاویار اُسکے چہرے پر بے زاریت دیکھتے ہلکا سا مسکراتا ہے جسے پہلے یہاں آنے کا شوق تھا اور اب جانے کی جلدی ہو رہی

میں چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں میں خود چلی جاوگی۔۔۔۔۔

مین روڈ ہے زوِش۔۔۔۔۔وہ فکر مند ہوتا ہے

تُم آئسکریم لے کر آؤ میں اکیلے کراس کر سکتی ہوں روڈ۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دھیان سے جانا۔۔۔۔اُسکے کہتے ہی وہ آگے بڑھ جاتی ہے پار لر سے باہر نکلتے وہ ایک نظر آنے والی گاڑیوں کو دیکھتے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے زاویار کی نظریں بھی اسی پر ہوتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے زاویار کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی ہیں جب ایک گاڑی رونگ سائڈ سے پوری سپیڈ میں آتی زوِش کے وجود کو دور اُٹھا کر پھینکتی ہے وہ بھاگتے ہوئے اُسکی طرف بڑھتا ہے وہ جیتنے قدم اُسکی طرف اُٹھا رہا ہوتا ہے اُسے اپنے قدم اتنے ہی پیچھے جاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں سڑک پر گاڑیوں کے ہارن کی آوازیں زوِش کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم زاویار کا دماغ سُن ہونے لگتا ہے وہ ہجوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے سڑک پر پھیلی سُرخ سیاہی کے درمیان پڑا زوِش کا وجود اُسے ایسا لگتا ہے کسی نے اُسکے زندہ وجود سے چمڑی کھینچ کر اُدھیڑ دی

وہ زوِش کو سیدھا کرتے اُسکے گال تھپتھپانے لگتا ہے

زوِش۔۔۔زوش آنکھیں کھولو۔۔۔۔وہ اپنی مندھی مندھی آنکھیں کھولے سامنے والے کا چہرہ دیکھتی ہے

www.novelsclubb.com

بُراق گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔۔وہ اُسکے وجود کو اٹھاتے گاڑی کی طرف بھاگتا ہے

زوِش کی آدھی کھلی آنکھیں اُسکے چہرے پر مرکوز ہوتی ہیں

زوِش پلیز آنکھیں بند نہ کرنا پلیز۔۔۔۔اُسکا سر اپنی گود میں رکھے وہ بے بسی کی آخری حد پر اُس سے التجا کر رہا ہوتا ہے

زوِش میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دونگا بس ہم پہنچنے والے ہیں پلیز آنکھیں نہ بند کرنا۔۔۔۔آنسو اُسکی آنکھوں سے نکلتے زوِش کے چہرے پر گرتے ہیں۔۔۔

مرنے کا خوف، سب کچھ چھن جانے کا خوف، بے بسی، درد، التجا کیا کچھ نہ تھا اُس کے چہرے پر زوِش کے دل نے شدّت سے خواہش کی تھی کہ کاش وہ زندہ بچ جائے اور اِس انسان کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکے لیکن ہر خواہش پوری ہو ضروری تو نہیں اُسے اب معلوم ہو رہا تھا کہ تحفہ محبت کتنی انمول شے ہے زوِش نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے کو چھونا چاہا اُسکے ہاتھ کی حرکت دیکھتے زاویار نے جلدی سے اُسکا ہاتھ تھاما اپنی بند پڑتی آنکھوں کے ساتھ اُسنے اُسے ہلکی مسکراہٹ

کے ساتھ دیکھا اور پھر آنکھوں نے مزید شفاف منظر دیکھنے سے انکار کر دیا

خون کافی بہہ چکا ہے ہمیں ارجنٹ خون کا انتظام کرنا ہو گا، پیشنٹ کا بلڈ گروپ کیا ہے۔۔۔۔۔ایمرجنسی سے باہر آتے عاصم نے جلدی سے دریافت کیا

(اے+)۔۔۔۔میرا بھی (اے+) ہے تُم میرا بلڈ لے سکتے ہو۔۔۔۔۔۔زاویار کے جلدی سے کہنے پر عاصم نے سر اثبات میں ہلایا اور زاویار اُسکے پیچھے بڑھا

عاصم میرے جسم سے ایک ایک قطرہ بلڈ لے لینا لیکن اُسے بچا لینا پلیز۔۔۔۔۔

زاویار منّت بھرے لہجے میں عاصم سے کہتا ہے عاصم ایک ماہر ڈاکٹر اور زاویار کا دوست بھی ہوتا ہے عاصم ایک نظر اُسکی بکھری حالت دیکھتا ہے جو اس وقت اس بچے کی طرح لگ رہا ہوتا ہے جس سے اُسکا پسندیدہ کھلونا لے لیا جائے اور پھر وہ اُسکے لیئے روتا اور منتّیں کرتا ہے عاصم سر اثبات میں ہلاتے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے

*****